www.KitaboSunnat.com

فکر و نظر

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

قومی اسمبلی میں شریعت بل کی منظوری

اب سینٹ بھی اپنا کردار ادا کرے

۱۰ اکتوبر ۱۹۹۸ء کو قومی اسمبلی نے آئین میں ۱۵ ویں ترمیم کا بل، دو تہائی اکثریت سے منظور کر دیا ہے۔ یہ وہی شریعت بل ہے جو ۲۸ اگست کو اسمبلی میں پیش کیا گیا تھا اور جس پر اب تک بحث و نظر اور نقد و اعتراض کا سلسلہ جاری ہے۔ اس بل میں آئین کی ۲۳۹ ویں شق میں ترمیم کرنا بھی شامل تھا، جس پر سب سے زیادہ یہ اعتراض کیا جا رہا تھا کہ اس سے سینٹ کی اہمیت ختم ہو جائے گی۔ حکومت نے اس بل سے اس ترمیم کو حذف کر دیا ہے۔ اس اعتبار سے سیاسی جماعتوں کا جو سب سے بڑا اعتراض تھا، اسے ختم کر دیا گیا ہے، حکومت کا یہ اقدام قابل ستائش ہے کہ اس نے اپنی بات پر اصرار نہیں کیا، حالانکہ وہ اپنے اس موقف پر بہت زور دے رہی تھی، لیکن اس کے باوجود اس نے اپنے موقف سے ہٹ کر معترضین کا ایک بڑا اعتراض دور کر دیا ہے۔

لیکن دینی و اسلامی جماعتوں کی طرف سے ایک بات یہ کہی جا رہی تھی کہ اس بل میں ایسے الفاظ کا اضافہ ضرور کیا جائے، جس سے قرآن و سنت کی بالادستی یقینی ہو جائے اور ہمارے آئین کا وہ تضاد دور ہو جائے، جو اسلامی نظام کے نفاذ سے بچنے کے لیے عمداً اس میں رکھا گیا ہے تاکہ حکمران آئین کی بعض خوش نما شقوں سے عوام کو بھی بہلاتے رہیں اور دوسری شقوں کی رو سے وہ نفاذِ اسلام کے لیے عملی اقدامات سے پہلو تہی بھی کرتے رہیں۔ ہمیں شدید خطرہ ہے کہ جب تک آئین کے اس تضاد کو دور نہیں کیا جائے گا، موجودہ شریعت بل کے پاس کر لینے سے بھی کچھ نہیں ہوگا اور حکومت بدستور نفاذ شریعت سے گریزاں رہے گی، جیسا کہ وہ اب تک ہے۔ حالانکہ یہ حکومت اگر واقعی یہ چاہتی ہے کہ وہ ملک میں شریعت کا نفاذ کرے تو وہ اس بل کے بغیر بھی یہ کام کر سکتی ہے۔ پندرھویں ترمیم کے بغیر بھی حکومت سودی نظام کا خاتمہ کر سکتی ہے، ریڈیو، ٹیلی ویژن اور اخبارات سے فحاشی کی اشاعت و فروغ کو روک سکتی ہے، نصاب تعلیم کی اصلاح کر کے اسے مشرف بہ اسلام کر سکتی ہے، ظلم و استحصال اور رشوت جیسی معاشرتی

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے خلاف مؤثر قدم اٹھا سکتی ہے، جرائم کی بیخ کنی کے لیے سخت سزائیں نافذ کر سکتی ہے، ملاوٹ اور گرانی کے سدباب کے لیے بہت کچھ کر سکتی ہے۔ یہ اور اس قسم کے بہت سے مسائل ہیں جو بالکل واضح ہیں اور جن کی وجہ سے ملک وملت سخت خطرات ومشکلات سے دوچار ہیں اگر حکمران ان مسائل ومشکلات کے حل کے لیے، جو ان کی منصبی ذمے داری بھی ہے، مؤثر اقدامات کرنا چاہیں، تو ہمارا آئین ان کا ہاتھ نہیں پکڑتا، بلکہ ان کو حوصلہ اور ترغیب دیتا اور آمادۂ عمل کرتا ہے۔

لیکن حکومت پونے دو سال کے عرصے میں ایک قدم بھی اصلاح احوال کے لیے نہیں اٹھا سکی۔ جب صورت حال اتنی مایوس کن اور حکمرانوں کی ملک وملت کے مسائل سے بے اعتنائی اتنی واضح ہو، تو وہاں محض شریعت بل کے پاس کر لینے سے خیر اور بھلائی کی کیا توقع کی جا سکتی ہے؟ اس لیے شریعت بل میں جب تک ایسے الفاظ شامل نہیں کیے جاتے، جن سے نفاذ شریعت کے وہ چور دروازے بند نہیں ہو جاتے جو ہمارے شاطر سیاست دانوں اور ان کی آلہ کار سیکولر بیورو کریسی نے آئین میں رکھے ہوئے ہیں، اس وقت تک کسی بھلائی کی توقع نہیں کی جا سکتی۔

اس لیے ہم سمجھتے ہیں کہ پندرہویں ترمیم میں شریعت کی بالادستی کے لیے درج ذیل الفاظ کی شمولیت ضروری ہے جو اس سے ماقبل بھی ہم نے شائع کیے تھے۔ اور وہ یہ ہیں۔ یعنی ترمیم با ایں الفاظ ہو۔

> "قرآن وسنت پاکستان کے قانون اعلیٰ ہوں گے۔ کوئی قانون بہ شمول دستوری قانون یا کوئی رسم ورواج، جس کی قانونی حیثیت ہو، اگر وہ قرآن وسنت کے متضاد ہو، تو وہ اس تضاد کی حد تک کالعدم ہوگا"

ضروری نہیں کہ بعینہ یہی الفاظ اس میں شامل کیے جائیں، اصل مقصد آئین میں موجود تضاد کو ختم کرنا ہے۔ اس مقصد کے لیے حکومت کو طریق کار کی وضاحت یا مناسب الفاظ کا اضافہ کرنا چاہیے۔

ہم سینٹ کے ارکان سے عرض کریں گے کہ وہ قومی اسمبلی سے پاس شدہ بل کو مسترد نہ کریں، کہ یہ ایک بہت بڑا جرم ہوگا، بلکہ اس کی مندرجہ بالا الفاظ میں اصلاح کر کے اس کو پاس کر دیں، تاکہ حکومت کے لیے کوئی عذر باقی نہ رہے۔

وما علینا الا البلاغ المبین

(حافظ صلاح الدین یوسف)

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ